دِل کی مُراد

دین و دُنیا کی برکتوں کا گنجِ مخفی

اَلْمُسَبَّعَاتُ الْعَشَرَۃ

یہ وہ دعا ہے جس کی تعلیم حضرت خضر علیہ السلام نے بڑے بڑے اولیائے کرام کو دی ہے اور وصیت کی ہے کہ صبح و شام اِسے پابندی کے ساتھ پڑھیں۔ اس میں دین و دنیا کی برکتوں کا خزانہ چھپا ہوا ہے۔ مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ جو اسے پابندی کے ساتھ پڑھے اُسے کوئی دعا پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تنہا دُنیا و آخرت کی ہر بھلائی کے لیے کافی ہے۔ مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کی نیت سے سینوں میں چھپے ہوئے اس خزانہ کو سپردِ قلم کر رہا ہوں جو لوگ آخرت کی کامرانی اور دنیا کی خوشحالی چاہتے ہوں وہ پابندی کے ساتھ اسے پڑھ کر خود تجربہ کریں۔

بعد نماز صبح سورج نکلنے سے پہلے اور بعد نماز عصر سورج ڈوبنے سے پہلے بسم اللہ شریف کے ساتھ سات سات بار یہ سورتیں اور دعائیں پڑھیں۔
۱۔ الحمد شریف۔ ۲۔ آیۃ الکرسی عظیم تک۔ ۳۔ قل یا ایہا الکٰفرون۔ ۴۔ قل ھو اللہ احد۔ ۵۔ قل اعوذ برب الفلق۔ ۶۔ قل اعوذ برب الناس۔ ۷۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ اِلّا باللہ العلی العظیم
ایک بار یہ دعا بغیر بسم اللہ کے پڑھے۔ عدد ما علم اللہ وزنۃ ما علم اللہ وملا ما علم اللہ۔

سات بار یہ درود شریف بسم اللہ کے ساتھ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِیْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

سات بار یہ دعا بسم اللہ کے ساتھ پڑھے۔

اللھم اغفر لی ولوالدی ولمن توالد وارحمھما کما ربیانی صغیرًا واغفر لجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمٰت الاحیاء منھم والاموات انّك مجیب الدعوات یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین ٥

سات بار یہ دعا بسم اللہ کے ساتھ پڑھے۔

اللھم یارب افعل بی وبھم عاجلا واجلا فی الدنیا والاٰخرۃ افعل بنا ما انت لہ اھل ولا تفعل بنا یا مولٰنا ما نحن لہ اھل فانك غفور حلیم جواد کریم برء وف رحیم۔

سات بار یہ دعا بسم اللہ کے ساتھ پڑھے۔

سبحان اللہ الحنان والمنان شدید الارکان سبحان المسبح فی کل مکان سبحان من لا یشغلہ شان من شان۔

صرف صبح کے وقت اتنا اور پڑھے۔

سبحان من یذھب باللیل ویاتی بالنھار۔

ایک ایسی دُعا کہ سات دن میں دل کی ہر جائز مراد پوری ہو

شیخ حرم حضرت علامہ زینی دحلان مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب

الدرالسنیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے وقت سنت اور فرض کے درمیان تین بار روزانہ یہ دعا پڑھے اُسے فوراً کامیابی نصیب ہو۔ اور اس کے دل میں لطافت وطہارت اور روحانیت کا نور پیدا ہو جائے۔ بڑے بڑے مشائخ طریقت نے اس کا تجربہ کیا اور اُنہوں نے ان لوگوں کو یہ دُعا سکھائی جو کسی زبردست مُصیبت میں گرفتار تھے۔ یا جو قربِ الٰہی کی طلب میں بیقرار تھے ان کا دلی حال جلد ہی بدل گیا۔ وُہ دُعا یہ ہے۔

اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ الْحَسَنِ وَاَخِیْهِ وَجَدِّهٖ وَبَنِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ نَجِّنِیْ مِنَ الْغَمِّ الَّذِیْ اَنَا فِیْهِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

حصولِ مراد کا ایک اور مجرب عمل

ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ فارسی کی یہ رباعی پڑھے اور قدرت خداوندی کا تماشہ دیکھے۔

نیت روضۂ علی کردم یا علی دست من بدامن تو
قلم مشق را جلی کردم یا مرادم رساں پریشانم

خوشحالی اور فراخی رزق کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں

ہر روز صبح کی سنت اور فرض کے درمیان دس بار بسم اللہ کے ساتھ قل ھو اللہ شریف اس طرح پڑھے کہ ہر بار میں اَللّٰهُ الصَّمَدُ سو بار کہے۔ اس طرح دس بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ شریف پڑھنے میں اَللّٰهُ الصَّمَدُ ایک ہزار بار ہو جائے گا تاثیر عمل کے لیے اسے ہمیشہ پڑھنا ضروری ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

محمدؐ نام رکھنے کی فضیلت

پہلی حدیث : حضرت ابن عساکر حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے لڑکا پیدا ہو اور وہ ازراہِ محبت میرے نام سے برکت حاصل کرنے کی نیت سے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں داخل کیے جائیں گے۔
(احکام شریعت)

دوسری حدیث : حضرت ابو طاہر سلفی اور حافظ ابن بکیر دونوں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن دو شخص خدا کے حضور میں کھڑے کیے جائیں گے۔ فرشتوں کو حکم ہوگا اِنہیں جنّت میں لے جاؤ۔ دونوں حیرت سے عرض کریں گے الٰہی! ہم کس عمل پر جنت کے مستحق ٹھہرائے گئے۔ ہم نے تو دنیا میں جنّت میں جانے کے قابل کوئی کام نہیں کیا تھا۔ رب تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ میری عزت و جلال کی قسم ہے کہ میرے جس مومن بندے کا نام محمد ہوگا میں اُسے دوزخ میں نہیں ڈالوں گا۔ (احکامِ شریعت)

تیسری حدیث : خطیب نے تاریخ بغداد میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا کہ جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو۔ وہ کسی مجلس میں آئے تو اُسے جگہ دو اور اُسے بُرے لفظوں سے یاد نہ کرو۔ (احکام شریعت)

چوتھی حدیث: حضرت ابوشعیب حرانی نے امام عطار اُستاذ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بیٹے کی خواہش رکھتا ہو تو اُسے چاہیئے کہ وہ اپنی حاملہ بیوی کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہے کہ اگر اس کے پیٹ میں لڑکا ہے تو اس کا نام محمّد رکھتا ہوں۔ خدا نے چاہا تو اس عمل کی برکت سے لڑکا ہی پیدا ہو گا۔

(احکام شریعت)

پانچویں حدیث: دیلمی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی کا نام محمد رکھو تو نہ اس کی توہین کرو اور نہ اسے محروم کرو۔ کیونکہ برکت دی گئی ہے محمد کے نام میں اور اُس گھر میں جس میں کوئی محمد ہو اور اس مجلس میں جس میں محمد نام کا کوئی شخص ہو۔

نام پاک سُن کر انگوٹھا چومنے کا بیان

تفسیر روح البیان شریف میں قہستانی کی شرح کبیر، اور محیط، اور قوت القلوب سے نقل کیا گیا ہے کہ جب مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ کہے تو سُننے والے کو مستحب ہے کہ وہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہے اور دوسری بار میں انگوٹھوں کو چوم کر اپنی آنکھوں پر رکھے اور قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہہ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔

اور محیط میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک مؤذن سے سنے تو اُسے چاہیئے

کہ انگوٹھوں کے ناخن اپنی آنکھوں سے لگائے۔ اور مضمرات میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جنت میں حضور پُرنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا اشتیاق خداوند کریم کے سامنے پیش کیا تو حق تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ان کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں جلوہ گر فرما دیا۔ وہ اکثر وارفتگی شوق میں اپنے انگوٹھوں کو چومتے اور آنکھوں سے لگاتے۔ ان کی یہ سُنّت ان کی اولاد میں بھی جاری ہوئی اور آج تک جاری ہے مضمرات میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا یہ قصہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور کو سنایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفری ابهامیه ومسح علی عینیه لم یعما ابدا۔

اذان میں میرا نام سُن کر جو اپنے دونوں انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے وہ کبھی اندھا نہیں ہوگا۔

نامِ پاک کی تعظیم کا ایک ایمان افروز واقعہ

حضرت ابو نعیم نے اپنی کتاب حلیہ میں حضرت وہب ابن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمّت میں ایک نہایت ظالم اور بدکار شخص تھا جس نے لگاتار سو برس تک خدا کی نافرمانی کی۔ اس کی بداعمالی کی وجہ سے لوگ اس سے اس درجہ نفرت کرتے تھے کہ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کی لاش کو اٹھا کر کوڑہ خانہ میں ڈال دیا۔ فوراً ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر خدا کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ کوڑہ خانہ سے اُٹھا کر اس کی لاش کو غسل دو، کفن پہناؤ اور نماز جنازہ پڑھ کر اُسے نہایت اعزاز و تکریم کے ساتھ دفن کرو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میری اُمت کے سارے لوگ گواہی دیتے ہیں کہ لگاتار سو برس تک وہ تیری نافرمانی کرتا رہا۔ ایسا آدمی اس اعزاز کا کیونکر مستحق ہو گیا۔

ارشاد ہوا یہ سچ ہے۔ لیکن اس کی عادت تھی کہ جب بھی وہ توراۃ کو کھولتا اور میرے حبیب کا نام دیکھتا تو نامِ پاک کو بوسہ دے کر اپنی آنکھوں سے لگا لیا کرتا تھا۔ مجھے اس کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ میں نے اس کے سو برس کے سارے گناہ بخش دیئے اور ستّر حوروں سے اس کا نکاح کر دیا۔

یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام رحمت خداوندی کے جلوؤں میں سرشار ہو گئے۔ اُنہیں سب سے زیادہ خوشی ہوئی کہ اُن کی اُمّت کا یہ گنہگار شخص فیضان محمدی کے چشمے سے سیراب ہوا۔ فوراً کوڑہ خانہ سے اس کی لاش کو اُٹھایا اور نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ اُسے دفن کیا۔ اُن کی اُمّت کے عابد و زاہد لوگ بھی اس کے نصیبے کی ارجمندی پر رشک کرنے لگے کہ جس عمل کو عام طور پر لوگ خاطر میں نہیں لاتے وہی اسکی مغفرت کا پروانہ بن گیا۔

نمازِ تہجّد کے فضائل و برکات

رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر سو جانا اور پھر بیدار ہو کر نفل پڑھنا نمازِ تہجّد کہلاتا ہے۔

احادیث میں نمازِ تہجّد کے بے شمار فضائل و برکات بیان کیے گئے ہیں۔ ترغیب شوق کے لیے ذیل میں چند حدیثیں ملاحظہ فرمائیں:

پہلی حدیث

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جنّت میں ایک بالاخانہ

ہے کہ باہر سے اندر کا حصّہ دکھائی دیتا ہے اور اندر سے باہر کا حصّہ نظر آتا ہے حضرت ابو مالک اشعری نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کس کے لیے ہے۔ فرمایا اس کے لیے ہے جو اچھی بات کرے اور بھوکوں کو کھانا کھلائے اور جب رات کے وقت ساری دنیا سو رہی ہو تو وہ تہجد کی نماز پڑھے۔

دوسری حدیث

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے اس وقت ایک پکارنے والا پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو رات کے وقت اپنی خوابگاہوں سے جدا رہتے تھے۔ ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہوگی۔ وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان کے لیے حکم ہوگا کہ وہ بغیر حساب و کتاب کے جنّت میں داخل ہو جائیں۔ باقی لوگوں کا حساب و کتاب ہوگا۔

تیسری حدیث

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ابو ہریرہ! اگر تم چاہتے ہو کہ دنیا اور آخرت میں، زندگی اور موت میں قبر اور حشر میں خداوند ذوالجلال تمہیں اپنی رحمتوں اور نعمتوں سے مالا مال کرے تو تم رات کو اپنے رب کی خوشنودی کے لیے تہجد کی نماز پڑھو۔ اے ابو ہریرہ اپنے گھر کے کسی گوشے میں کھڑے ہو جاؤ اور نماز تہجد ادا کرو۔ آسمان والوں کی نظر میں تمہارا گھر ایسا نورانی ہو جائے گا جیسے دنیا والوں کی نظر میں چاند اور تارے۔

نمازِ تہجّد پڑھنے کا طریقہ

فقہائے احناف اور مشائخ طریقت کے یہاں نماز تہجد کے لیے کم سے کم

دو رکعت پڑھنا ضروری ہے۔ نہ زیادہ کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے۔ لیکن اولیائے کرام اور مشائخ طریقت کے یہاں نماز تہجد کے یہ تین طریقے زیادہ مقبول و مشہور ہیں۔

پہلا طریقہ:

بارہ رکعت نماز اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد بارہ مرتبہ قل ھو اللہ شریف، دوسری رکعت میں گیارہ مرتبہ، تیسری رکعت میں دس مرتبہ چوتھی میں نو مرتبہ اسی طرح ہر رکعت میں ایک ایک کم کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ بارھویں رکعت میں ایک بار قل ھو اللہ شریف پڑھیں۔

دوسرا طریقہ:

تہجد کی نیت سے جتنی رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین یا پانچ یا سات، یا گیارہ بار قل ھو اللہ شریف پڑھے۔

تیسرا طریقہ:

دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ اکیس بار قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس دس دس بار پڑھے۔ سلام کے بعد اپنے لیے اور جملہ مومنین و مومنات کے لیے دعا مانگے۔ مستجاب ہوگی۔

رات میں پڑھنے کی چند دعائیں

حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رات میں اٹھ کر یہ دعا کرے اور اس کے بعد کوئی دُعا مانگے تو اس کی دعا بھی قبول ہوگی اور نماز پڑھے تو نماز بھی قبول ہوگی۔ وہ دُعا یہ ہے:-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۔ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ۔ (بخاری شریف)

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب شب میں بیدار ہوتے یہ دعا پڑھتے ۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَاَسْئَلُکَ رَحْمَتَکَ اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۔ (ابوداؤد)

۳۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ دعا بھی منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ دس بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ دس بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دس بار۔ پھر دس بار یہ دعا پڑھتے ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ۔

۴۔ غروب آفتاب سے لے کر طلوع فجر تک جس وقت ہو سکے یہ سورتیں پڑھیے ۔

الف : سورہ ملک : کہ عذاب قبر سے نجات کی ضمانت ہے ۔

ب : سورہ یٰسین ۔ کہ مغفرت کا پروانہ ہے ۔

ج : سورہ واقعہ ۔ کہ فقر و فاقہ سے امان کا ذریعہ ہے ۔

د : سورہ دخان ۔ کہ صبح اس حالت میں اٹھے کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے

مغفرت کی دُعا کرتے ہوں۔

(الوظیفہ الکریم مصنفہ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سُنّت فاضل بریلوی)

حصولِ مراد کے لیے چند مجرب اور تیر بہدف نمازیں

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نماز کے متعلق اپنی کتاب احسن الوعاء میں لکھا ہے کہ سند اور تاثیر کے لحاظ سے یہ نماز ساری نماز حاجات پر فوقیت رکھتی ہے۔

پہلی نماز

امام ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی حضرت عثمان ابن حنیف سے روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ دعا فرمائیں کہ میری آنکھیں بینا ہو جائیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ اسی حالت میں رہو اور آخرت میں اجرِ عظیم کے حقدار بنو۔ انہوں نے دُعا کے لیے پھر اصرار کیا تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ خوب اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو۔ سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ۔

اس حدیث کے راوی حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اُس نابینا شخص نے نماز پڑھ کر یہ دعا مانگی۔ خدا کی قسم ابھی ہم لوگ اپنی جگہ سے اُٹھنے بھی نہیں پائے تھے کہ اس کی

آنکھیں روشن ہوگئیں۔

اس نماز کی برکت کا ایک اور ایمان افروز واقعہ

یوں تو اس نماز کی برکت سے نابینا صاحب کا یہ واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں پیش آیا تھا۔ لیکن حضور کے پردہ فرمانے کے بعد بھی صحابۂ کرام میں یہ نماز رائج و مقبول تھی۔ چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دور خلافت میں بھی اس نماز کی برکت کا ایک عجیب و غریب واقعہ امام طبرانی نے اپنی کتاب مُعجم کبیر میں نقل فرمایا ہے۔

لکھتے ہیں کہ ایک ضرورت مند شخص حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں اپنی کسی ضرورت سے اکثر جایا کرتے تھے۔ لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی طرف کوئی التفات نہیں فرماتے تھے۔ جب کئی بار ایسا ہوا تو ایک دن حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے گفتگو کے دوران ان سے اپنی اس پریشانی کا ذکر کیا۔ حضرت عثمان ابن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس نابینا کا واقعہ بیان کرتے ہوئے اُنہیں اُس نماز اور دُعا کی تلقین کی اور فرمایا کہ آپ آج کسی وقت یہ نماز اور دُعا پڑھ کر میرے پاس تشریف لائیے۔ میں آپ کے ساتھ بطور سفارشی کے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں چلوں گا۔

وہ صاحب اپنے گھر واپس آئے۔ اور اچھی طرح وضو کیا اور خلوص قلب کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھی۔ شام کو جب وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضر ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کل تک جو دربان اُنہیں پہچانتا نہ تھا۔ آج وہ دوڑتا ہوا آیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے دربار میں لے گیا۔ آج خلاف معمول حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس کی طرف خصوصی التفات فرمائی اور اُسے مسند پر اپنے پہلو میں نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ بیٹھایا اور اس کا حال دریافت کیا۔ اُنہوں نے اپنی ضرورت بیان کی اور اپنی پریشانی کا سارا قصہ سُنایا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً ان کی ضرورت پوری کی اور ارشاد فرمایا کہ آئندہ جب بھی ضرورت پیش آئے میرے پاس آتے رہنا۔

وہ صاحب فرطِ مسرت میں حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ان کے گھر آئے اور ان سے کہا کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میری سفارش کی اور میری ضرورت پوری کرائی۔ خدائے قدیر آپ کو اس کی بہترین جزا عطا کرے۔

حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھا کر فرمایا کہ میں نے امیر المومنین سے آپ کی کوئی سفارش نہیں کی ہے۔ یہ ساری برکت اُس نماز اور دعا کی ہے جس کی تعلیم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس نابینا کو دی ہے اور جسے پڑھ کر آج آپ امیر المومنین کے دربار میں حاضر ہوئے تھے۔ (الامن والعلیٰ)

ندا اور وسیلے کی سب سے مضبوط دلیل

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نابینا صحابی کو دو رکعت نماز کے بعد جس دُعا کی تلقین فرمائی تھی اس میں دو باتیں خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہیں۔ پہلی بات تو وسیلہ ہے اور دوسری بات ندائے یا رسول اللہ! دعا کا اُردو ترجمہ پڑھنے کے بعد یہ دونوں باتیں بالکل واضح ہو جاتی ہیں۔

(اردو ترجمہ یہ ہے)

"یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔

تیرے نبی کے وسیلے سے جو نبی رحمت ہیں۔ یَا رَسُوْلَ اللہ! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کے دربار میں اپنی یہ حاجت پیش کرتا ہوں۔ تاکہ وہ پوری ہو۔ یا اللہ اپنے نبی کو میرا شفیع بنا اور میرے حق میں ان کی سفارش قبول فرما۔"

مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں وسیلہ اور ندائے یارسول اللہ کا جواز دوپہر کے سورج کی طرح واضح ہو گیا۔ اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام بھی اسی عقیدے پر تھے۔ حدیث کے مطابق حضور کو اپنا وسیلہ بنانے اور یَا رَسُوْلَ اللہ کہہ کر حضور کو پکارنے کے سلسلہ میں صحابۂ کرام کا یہ عمل حضور کی حیات ظاہری میں بھی تھا اور حضور کے پردہ فرمانے کے بعد بھی جاری ہے اور خدا نے چاہا تو قیامت تک جاری رہے گا۔

دوسری نماز

تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل کی نیت سے پڑھے۔ قعدے میں التحیات اور درود شریف وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ دس دس بار پڑھے پھر یہ دعا مانگے۔

اَسْئَلُكَ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَاتِیْ كُلَّهَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا كَانَ مِنْهَا لِیْ خَیْرًا لَّكَ وَرِضًی یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

یہ دُعا پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے۔

(نوٹ: اَنْ تَقْضِیَ حَاجَاتِیْ كُلَّهَا جب کہے تو اپنی حاجت کا دل میں خیال کرے)

اس نماز کے متعلق ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دوسرے محدثین نے حضرت انس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا ایک دن صبح کے وقت حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ حضور مجھے چند ایسے کلمات تعلیم فرمائیں کہ میں اُنہیں اپنی نماز کے اندر پڑھا کروں (جن سے میرے دین و دنیا کے سارے کام سنور جائیں) حضور نے اُنہیں اُن کلمات کی تعلیم فرمائی جو اُوپر مذکور ہوئے۔ اور اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ پھر جو چاہے مانگ اللہ عزوجل فرمائے گا۔ نَعَمْ نَعَمْ اچھا اچھا! (مطلب یہ کہ تیرا سوال پورا ہو گا۔

تیسری نماز

یہ اتنی عظیم الشان اور واجب الاثر نماز ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نماز کے ناقل ہیں۔ اُنہوں نے علماء کو تاکید کی ہے کہ احمقوں اور بیوقوفوں کو اس نماز کی تعلیم مت دینا کہ وہ غلط مقصد کے لیے بھی اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خدا سے کچھ حاجت رکھتا ہو تو اُسے چاہیئے کہ وہ کامل وضو کر کے کسی تنہا مکان میں اس طرح چار رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس بار قل ہو اللہ شریف دوسری رکعت میں بیس بار تیسری رکعت میں تیس بار اور چوتھی رکعت میں چالیس بار قل ہو اللہ شریف پڑھے۔ ہر بار قل ہو اللہ شریف بسم اللہ کے ساتھ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد پچاس مرتبہ قل ہو اللہ شریف۔ بسم اللہ اور ستر بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور ستر بار درود شریف پڑھے۔

حضور فرماتے ہیں کہ اگر اس پر قرض ہو تو ادا ہو جائے۔ وطن سے دور ہو تو خدا اُسے گھر پہنچائے۔ آسمان کے برابر بھی گناہ ہوں اور وہ استغفار کرے تو خدا اس

کے گناہ بخش دے۔ بے اولاد ہو تو اولاد والا ہو جائے۔ اور جو دعا مانگے وہ قبول ہو۔
حضور نے یہاں تک ارشاد فرمایا کہ یہ نماز پڑھنے کے بعد جو خدا سے کچھ نہ
مانگے تو خدا اُس سے ناراض ہوتا ہے۔ (مصنف عبدالرزاق)

چوتھی نماز

امیرالمومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جسے کوئی
مہم اور مشکل پیش آئے اور اپنے مقصد کے حصول میں اُسے کوئی چارۂ کار نظر نہ
آئے تو اُسے چاہیئے کہ وہ خوب اہتمام کے ساتھ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل
پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ یہ آیت کریمہ پڑھے۔

فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ
السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ؕ

سلام کے بعد اسی طرح روبقبلہ بیٹھے ہوئے ستّر بار یہ دعا پڑھے:

نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِي النَّوَائِبِ
كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِي بِحُرْمَتِكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَ
بِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ۔

فرماتے ہیں کہ اس نماز کی برکت سے اس کی ساری حاجتیں پوری ہوں گی۔

پانچویں نماز

اس نماز کے متعلق حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء
رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر اس نیت سے کوئی یہ نماز پڑھے کہ پہاڑ اپنی
جگہ سے ٹل جائے تو اس کا یہ مدعا بھی پورا ہو جائے گا۔

اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر
رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد چاروں قل ایک ایک بار پڑھے۔ سلام پھیرنے

کے بعد سجدے میں جائے اور یہ دُعا ستّر بار پڑھے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اس کے بعد سجدے کی حالت میں اپنی حاجت طلب کرے۔

چھٹی نماز

اُستاذ العلماء جلالۃ العلم حضرت حافظ ملت مُحدّث مبارک پوری علیہ الرحمۃ والرضوان نے مجھے اس نماز کی تعلیم دی۔ اُنہیں اپنے مشائخ کرام سے یہ نماز ودیعت ہوئی اُنہوں نے فرمایا کہ جب کسی کو کوئی مہم یا مشکل پیش آئے اور کامیابی کے لیے ساری تدبیریں ختم ہو جائیں اور بظاہر کوئی سہارا باقی نہ رہے تو تین دن تک روزہ رکھ کر یہ نماز پڑھی جائے۔ بہتر ہے کہ ہر دن بعد نماز ظہر یہ عمل کیا جائے۔

دو رکعت نفل پڑھ کر اوّل و آخر گیارہ بار درود شریف کے ساتھ یہ دعا ایک ہزار بار پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ یَا لَطِیْفُ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ اَنَا مُحْتَاجٌ ذَلِیْلٌ وَّاَنْتَ قَوِیٌّ غَنِیٌّ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ٥

حافظ ملت ارشاد فرماتے تھے کہ مشائخ کرام کا تجربہ ہے کہ جب بھی کسی مقصد کے لیے یہ نماز پڑھی گئی کامیابی نے قدم چوما۔ نیت کا اخلاص، جسم و لباس کی طہارت، اور خدا کی غیبی چارہ گری پر محکم یقین شرطِ اولین ہے۔

صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح

یہ وہ عظیم القدر مخزن برکات اور رفیع المرتبت نماز ہے کہ اس کی تعلیم دینے سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا۔

اے چچا! کیا میں آپ کو عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ پر بخشش نہ کروں؟ کیا میں

آپ کے ساتھ احسان نہ کروں؟ کیا میں آپ کو ایک عظیم دولت نہ دوں؟ دس کلمات ایسے ہیں کہ اگر آپ اُنہیں نماز میں پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ بخش دے گا۔ اگلے پچھلے، پرانے نئے، جو بھول کر کیے اور جو قصداً کیے، چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر ہر طرح کے گناہ!

اس کے بعد حضور نے اُنہیں اس نماز کی تعلیم فرمائی جسے صلوٰۃ التسبیح کہا جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر آپ سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار پڑھیے اور اگر روزانہ نہ ہو سکے۔ تو ہفتہ میں ایک بار ضرور پڑھیے۔

اس تاکید در تاکید سے اہل فہم سمجھ سکتے ہیں کہ اس مبارک و مقدس نماز کی کتنی اہمیت ہے اور اس میں دین و دُنیا کی کیسی کیسی برکتیں، نعمتیں اور عظمتیں پوشیدہ ہیں۔

اس نماز کی مرکزی دعا وہ تسبیح ہے جو چار رکعت والی نماز کی ہر رکعت میں بار بار دہرائی جاتی ہے۔ امام ترمذی کی روایت کے مطابق وہ تسبیح یہ ہے۔ سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ۔

اب یہ تسبیح ایک رکعت میں کہاں کہاں اور کتنی بار پڑھی جاتی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔

ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شروع کرنے سے پہلے پندرہ بار، رکوع میں جانے سے پہلے دس بار، رکوع کی حالت میں دس بار، رکوع سے سر اُٹھا کر دس بار، پہلے سجدے میں دس بار، سجدے سے سر اُٹھا کر دس بار۔ دوسرے سجدے میں دس بار اس اس طرح ہر رکعت میں پچھتر بار یہ تسبیح پڑھنی چاہیئے۔ چاروں رکعتوں میں تسبیح کی کل تعداد ۳۰۰ ہوگی۔

فائدہ

۱۔ رکوع اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

کی جو تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ وہ بدستور پڑھی جائے گی۔ اس کے بعد ہی دس بار والی تسبیح پڑھی جائے گی۔

۲۔ کسی جگہ اگر بھول کر تسبیحات دس بار سے کم پڑھی گئیں تو اس کے بعد جب تسبیح پڑھنے کا نمبر آئے اس میں پڑھ لے تاکہ ہر رکعت میں ۷۵ بار کی مقدار پوری ہو جائے۔

۳۔ تسبیحات کو انگلیوں پر نہ گنے بلکہ دل میں شمار کرے یا انگلیوں کے پور دبا کر تعداد محفوظ کرے۔

۴۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ دوسری رکعت میں والعصر تیسری میں قل یاایھا الکافرون اور چوتھی میں قُلْ ھُوَ اللہ پڑھنا مسنون ہے جیسا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔

نماز برائے شفائے امراض

جب کوئی بیمار ہو اور ہر طرح کے علاج سے مایوس ہو جائے تو وہ خود یہ نماز پڑھے یا اُس کی طرف سے کوئی دوسرا یہ نماز پڑھ لے۔

نماز کی ترکیب یہ ہے

کامل وضو کرکے دو رکعت نماز کی نیت باندھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ ھُوَ اللہ تین بار پڑھے۔ سلام کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے اور کسی سے بات نہ کرے اور ایک ہزار بار یہ تسبیح پڑھے۔

یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ اِرْحَمْنِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

انشاء اللہ مرض سے شفا ملے اور از سر نو زندگی پائے۔ مریض خود نہ پڑھ سکے

تو کوئی دوسرا اس کی طرف سے پڑھے۔ لیکن اِرْحَمْنِیْ کی جگہ اِرْحَمْہُ کہے اور دل میں مریض کا تصور کرے کہ خداوند قدوس سے اُس کے لیے دعا کر رہا ہوں اور جب مریض خود پڑھے تو اِرْحَمْنِیْ کہتے ہوئے یہ تصور کرے کہ خداوند قدوس سے رحم کی درخواست میں اپنے لیے کر رہا ہوں۔ (جواہر خمسہ)

دُعا قبول ہونے کے آداب

بندے کی دعا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم پر موقوف ہے۔ کیونکہ رحمٰن و رحیم ہونا بھی اسی کی شان ہے اور بے نیازی بھی اسی کو زیب دیتی ہے۔ پھر بھی اگر دعا میں مندرجہ ذیل آداب کی پابندی کی جائے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قوی اُمید ہے کہ دعا کو قبولیت کا شرف حاصل ہو۔

۱۔ اپنے دل کو خیال غیر سے پاک کر کے پوری یکسوئی کے ساتھ خدا کی طرف متوجہ رکھے کہ خدائے عزوجل کا خاص محل نظر دل ہے۔

۲۔ بدن، لباس اور جگہ پاک ہو۔

۳۔ دعا سے پہلے پوشیدہ طور پر کچھ صدقہ و خیرات کرے۔

۴۔ دعا کے وقت باوضو قبلہ رو دوزانو بیٹھے۔

۵۔ دعا کے اول و آخر حمد الٰہی اور درود شریف کو لازم قرار دے۔

۶۔ دعا میں حضور سید المرسلین، آل اصحاب اور اولیاء و علماء کا وسیلہ پیش کرے۔

۷۔ نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے اپنے چہرے طور سینے کے برابر لائے، ہتھیلیاں پھیلی ہوں، ہاتھ کھلے ہوں اور دونوں ہاتھ کے درمیان کچھ فاصلہ ہو۔

۸۔ دعا میں اپنے ساتھ سارے اہل اسلام کو شریک کرے تاکہ دعا مانگنے والا

اگر عطا کے قابل نہیں ہے تو دوسروں کا طفیلی بن کر اپنی مراد کو پہنچے۔

۹۔ دعا کے آخر میں یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ سات بار اور یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ تین بار کہے اور دعا آمین پر ختم کرے۔

۱۰۔ حدیثوں میں جو دعائیں منقول ہیں بہتر ہے کہ اُنہی کلمات کے ساتھ دعا کرے۔

۱۱۔ دعا کے قبول میں جلدی نہ کرے۔ مایوس نہ ہو۔ بار بار دعا مانگے۔

مرنے والے کو کلمے کی تلقین

نزع کا وقت صاحبِ ایمان کے لیے کتنے خطرے کا وقت ہوتا ہے۔ اُس کا اندازہ اس دنیا میں رہنے والے نہیں لگا سکتے۔ حضرت امام ابن الحاج مکی قدس سرہٗ اپنی مشہور کتاب مدخل میں فرماتے ہیں۔ کہ نزع کے وقت دو شیطان مرنے والے کے داہنے اور بائیں آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ ایک اس کے باپ کی شکل میں ہوتا ہے اور دوسرا اس کی ماں کی صورت میں۔ ان دونوں میں سے ایک کہتا ہے کہ فلاں شخص یہودی ہو کر مرا تھا۔ تو بھی یہودی ہو جا کہ یہودی وہاں بڑے چین سے ہیں اور دوسرا کہتا ہے کہ فلاں شخص عیسائی ہو کر مرا تھا تو بھی عیسائی ہو جا کہ عیسائیوں کے لیے وہاں ایک سے ایک راحت کا سامان موجود ہے۔

علماء فرماتے ہیں کہ خطرے کے اس سنگین مرحلے میں اگر خدا کی غیبی مدد نہیں ملی تو دولت وایمان کے لٹ جانے کا سخت اندیشہ ہے۔ اسی پُر خطر موقع پر خاصانِ خدا کے ساتھ عقیدت ونسبت کا تعلق کام آتا ہے۔ وہ اپنی خداداد قوت روحانی کے ذریعہ اپنے عقیدت مندوں کی مدد کرتے ہیں اور اس کے ایمان کا سفینہ ڈوبنے سے بچا لیتے ہیں۔ جیسا کہ اپنی کتاب تذکرۃ الموتی میں حضرت شاہ ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے واضح طور پر بیان کیا ہے۔

شیطان کے مکر و فریب سے بچانے کے لیے کلمہ کی تلقین بھی ایک مؤثر ذریعہ ہے
اسی لیے حکم ہے کہ جب کسی پر سکرات کی حالت طاری ہو تو اُسے کلمۂ شہادت کی
تلقین کی جائے۔ یعنی اس کے سامنے بآواز بلند اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھا جائے۔ مرنے والے سے ہرگز یہ نہ کہا
جائے کہ تم پڑھو بلکہ اُسے پڑھ کر سُنایا جائے۔ کیونکہ خدانخواستہ اس نے
پڑھنے سے انکار کر دیا تو اس کا خاتمہ کفر پر ہو جائے گا۔ خداوند کریم اپنے
محبوب پاک کے صدقہ میں ہر سُنّی مسلمان کو سوءِ خاتمہ سے محفوظ رکھے۔ آمین

طریقۂ تلقین قبر

دفن ہونے والی میّت کو عذابِ قبر سے اور منکر نکیر کے خطرات سے بچانے
کے لیے تلقین قبر کا طریقہ بھی اسلام میں رائج ہے۔ جس کی تعلیم خود حضور اکرم سیّد
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

حدیث شریف کی روایت کے مطابق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی انتقال کر جائے اور تم اُسے دفن کرنے کے
بعد قبر کی مٹی برابر کر چکو تو تم میں سے ایک شخص اس کی قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر
اُسے پکارے۔ مرد ہو تو اس طرح کہے یا فلاں ابنِ فلاں اور فلاں ابنِ فلاں کی جگہ اس
کا نام لے اور اس کے بعد اس کی ماں کا نام لے۔ اسی طرح اگر عورت ہو تو اس
طرح کہے یا فلانہ بنت فلانہ یعنی فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور بنت کے
بعد اس کی ماں کا نام لے۔

اس آواز پر قبر میں لیٹا ہوا مردہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا۔ پھر اسی طرح
اُسے نام اور ولدیت کے ساتھ پکارے۔ حدیث کی روایت کے مطابق مردہ

جواب دے گا کہ کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔ خدا تم پر رحم فرمائے۔ اس کا یہ جواب پکارنے والا نہیں سُن سکے گا۔ اس کے بعد عربی زبان میں اُسے ان کلمات کی تلقین کرے۔

اُذْکُرْ (مرد کے لیے) اُذْکُرِیْ (عورت کے لیے) مَا خَرَجْتَ (مرد کے لیے) مَا خَرَجْتِ (عورت کے لیے) عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَھَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِنَّکَ رَضِیْتَ (عورت کے لیے) وَاِنَّکِ رَضِیْتِ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا۔

یہ سُن کر حدیث شریف کے فرمان کے مطابق منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے کہ چلو اب اس کے پاس ہم کیا بیٹھیں۔ جسے لوگ اس کی حجّت سکھا چکے۔ اس موقع پر کسی نے حضور سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ اگر میّت کی ماں کا نام معلوم نہ ہو سکے تو کیا کرے۔ فرمایا، حوّا کی طرف اس کی نسبت کرے۔

(فتاویٰ رضویہ)

خدائے قدیر ہر مسلمان کو عذابِ قبر سے محفوظ رکھے۔

ایک اور نسخۂ رحمت

امام ترمذی نے اپنی کتاب نوادر الاصول میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے کہ حضور اکرم رحمتِ مجسم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو یہ دُعا لکھ کر میّت کے سینے پر کفن کے نیچے رکھدے۔ اُسے نہ عذابِ قبر ہو اور نہ اُسے منکر نکیر نظر آئیں وہ دعا یہ ہے۔ اسے عہد نامہ بھی کہتے ہیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

نیز ترمذی شریف میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ حضور جانِ نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو ہر نماز بعد سلام کے یہ مذکورہ بالا دعا پابندی سے پڑھے۔ فرشتہ اُسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے دن کے لیے محفوظ کر دے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اُٹھائے گا۔ فرشتہ وہ نوشتہ بھی ساتھ میں لائے گا اور ندا کی جائے گی کہ عہد والے کہاں ہیں۔ اُنہیں وہ عہد نامہ دے دیا جائے۔ امام ترمذی نے اسے روایت کر کے فرمایا کہ سیّدنا عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد رشید، امام اجل حضرت طاؤس تابعی کی وصیت سے یہ دُعا ان کے کفن میں لکھی گئی تھی۔ اسی لیے علماء فرماتے ہیں کہ جو یہ دعا میّت کے کفن میں لکھے یا لکھ کر میّت کے ساتھ قبر میں رکھ دے تو اللہ اُسے سوالِ نکیرین اور عذابِ قبر سے محفوظ رکھے گا۔ (الصلوٰۃ)

زیارتِ قبور اور اس کے آداب

مومنین کی قبروں کی زیارت مستحب ہے۔ اولیائے کرام اور صلحائے اُمت جس طرح اپنی حیاتِ ظاہری میں فیوض و برکات کے سرچشمۂ رحمت ہیں۔ اسی طرح بعد وصال بھی ان کے مزاراتِ طیبات سے بندوں کو وہی نفع پہنچتا ہے جو حیاتِ ظاہری میں ان کی ذات سے پہنچتا تھا۔

مشائخ طریقت اور بزرگانِ دین کے بیشمار واقعات و مشاہدات اس دعوے کی سچائی پر گواہ ہیں۔ حضور پُرنور کے عہدِ پاک سے لے کر آج تک لاکھوں اکابرین

اسلام کا عمل اس عقیدے کی صحت کی توثیق کرتا ہے۔ قرآن و حدیث میں بھی اس کی بنیادیں واضح طور پر موجود ہیں۔

خاصانِ خدا کے مزارات کی زیارت کے لیے دُور دُور سے سفر کرنا بھی جائز ہے اور باعث خیر و برکت ہے۔ زیارت کے لیے جمعہ جمعرات، ہفتہ اور پیر کا دن مناسب ہے۔ لیکن جمعہ کا دن سب سے افضل ہے۔ اہلِ قبور اپنے زائر کو پہچانتے بھی ہیں اور ان کی آواز بھی سُنتے ہیں۔ اور اُسے نفع بھی پہنچاتے ہیں۔ جیسا کہ اپنی کتاب القول الجمیل میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور جذب القلوب میں حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما تحریر فرماتے ہیں۔

زیارت کا طریقہ

زیارت قبر کا طریقہ یہ ہے کہ صاحب مزار کی پائنتی کی طرف سے چہرے کی طرف سامنے جا کر اتنے فاصلے پر کھڑا ہو یا بیٹھنا چاہے تو بیٹھے جتنے فاصلے پر صاحب مزار کی زندگی میں کھڑا ہو سکتا تھا یا بیٹھ سکتا تھا۔

سب سے پہلے صاحبِ قبر کو ان لفظوں میں سلام کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ ○

سلام کے بعد صاحبِ مزار پر اس طرح فاتحہ پڑھے۔

اوّل درود شریف تین بار یا گیارہ بار پھر بسم اللہ کے ساتھ سورہ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ، قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ○ ایک ایک بار، پھر قُلْ ھُوَاللّٰہُ گیارہ بار۔ پھر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سورہ اَلْحَمْدُ ایک ایک بار۔ پھر الٓمّٓ سے اَلْمُفْلِحُوْنَ تک ایک بار۔ پھر

درود شریف تین بار یا گیارہ بار پڑھ کر اس کا ثواب صاحبِ مزار کی روح کو اس طرح بخشئے۔

یا اللہ جو کچھ میں نے پڑھا ہے اس کا ثواب تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو نذر کرتا ہوں۔ اسے قبول فرما اور اس کا ثواب ان کی روحِ پاک کو پہنچا دے۔ ان کے طفیل میں جملہ انبیاء ومرسلین وجملہ صحابۂ کرام، جملہ اہلِ بیت اطہار، جملہ امہات المومنین جملہ تابعین جملہ تبع تابعین جملہ ائمہ مجتہدین جملہ سلفِ صالحین اور جملہ مشائخ سلسلۂ عالیہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ کے ارواحِ طیبات کو پہنچا۔ ان کے طفیل میں اس صاحب قبر اور جملہ مومنین ومومنات کی ارواحِ طیبات کو اس کا ثواب پہنچا۔ اور سب کی مغفرت فرما اور سب کے درجات بلند فرما اور ہم سب کو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور ان کی محبّت وشفاعت کی دولت سے مالامال فرما۔

اس کے بعد اس دُعا پر فاتحہ ختم کرے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ بِحَقِّ طٰهٰ وَيٰسٓ ۝

فائدہ

قبروں پر یا جنازے پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک وہ تر رہیں خدا کی تسبیح کریں گے۔ اور اس سے میّت کا دل بہلے گا۔ اور اسے نفع پہنچے گا۔ حدیث شریف میں اس کی اصل موجود ہے۔ (بخاری شریف)

قبروں پر حاضری کے وقت اپنی موت کو یاد کرنا چاہیئے۔

٭

سامنے رکھ کر فاتحہ دینے کا ثبوت

اہل سنّت کے سارے محدثین وفقہاء اور جملہ ائمہ اسلام اور مشائخ طریقت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اپنے ہر عمل خیر کا ثواب کسی بھی مومن فرد کو پہنچایا جا سکتا ہے۔ اسی کا نام ایصال ثواب ہے۔ فاتحہ مروجہ، عرس شریف، گیارہویں شریف، ختم خواجگان، فاتحہ شب برات، فاتحہ محرم، تیجہ، چالیسواں وغیرہ۔ یہ ساری چیزیں ایصال ثواب ہی کی مختلف شکلیں ہیں۔ اور اگر ان ساری چیزوں کا آپ تجزیہ کریں تو یہ بات واضح طور پر آپ کے سامنے آجائے گی کہ یہ سارے امور تلاوت قرآن پاک، صدقہ وخیرات اطعام مساکین اور اذکار ودعوات پر مشتمل ہیں۔ اور اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ان ساری چیزوں کے ذریعہ ایصال ثواب کی بنیادیں کتاب وسنّت اور فقہ حنفی میں موجود ہیں۔

چنانچہ فقہ حنفی کی مستند کتاب ہدایہ میں ہے۔

ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوٰۃ او صوما او صدقۃ وغیرھا عند اھل السنۃ والجماعۃ۔

یعنی اہل سنّت کا عقیدہ ہے کہ آدمی اپنے عمل کا ثواب دوسرے شخص کو بخش سکتا ہے۔ چاہے نماز کا ہو یا روزہ کا ہو یا صدقہ کا اور اس کے علاوہ کسی بھی عمل خیر کا۔ جیسے تلاوت قرآن یا اذکار وغیرہ۔

اور شرح فقہ اکبر میں ہے۔

مذھب ابی حنیفۃ واحمد وجمھور السلف الی وصولھا

یعنی امام اعظم ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل اور جمہور سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ عبادت بدنی ومالی کا ثواب مُردوں کو پہنچتا ہے۔

اب رہ گئی بات ان کی ہیئت کذائی یعنی مخصوص شکل کی تو وہ ایصالِ ثواب کے لیے کوئی شرط لازم نہیں ہے۔ بلکہ وہ عملی مصلحتوں پر مبنی ہے۔ مثال کے طور پر کھانا یا شیرینی سامنے رکھ کر قرآن کی آیتیں پڑھنا اور اس کا ثواب کسی مُردے کی رُوح کو پہنچانا طبعی استحضار اور قوت احساس کی تسکین کے لیے ہے اور متعدد حدیثوں میں اس کی بھی اصل موجود ہے۔

جیسا کہ بخاری اور مسلم کی متعدد روایات میں آیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر کھانے کی چیزوں کو جمع کر کے اپنے سامنے رکھا اور ان پر برکت کی دعا فرمائی۔ ایصال ثواب ہی کے سلسلے میں یہ حدیث بھی آئی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اپنی والدۂ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لیے کنواں کھدوا دیا اور وہ تیار ہو گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کنویں پر تشریف لے گئے۔ اور اس کے سامنے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا کہ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ اس کنویں کا پانی سعد کی ماں کے ایصالِ ثواب کے لیے ہے۔

اور کھانے کی چیز کو سامنے رکھ کر ثواب پہنچانے کی غرض سے دعا کرنے کی سب سے مضبوط دلیل تو ذبح قربانی کے بعد کی یہ دعا ہے۔ جو اتنی شائع ذائع ہے کہ فاتحہ کے منکرین بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور وہ دعا یہ ہے جس کی تعلیم خود حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

عربی کی دُعا

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ ھٰذِہِ الْاُضْحِیَّۃَ مِنْ فُلَاں یعنی اے اللہ اس قربانی کا جانور فلاں کی طرف سے قبول فرما۔ ھٰذہٖ عربی زبان میں سامنے کی چیز کے لیے بولا جاتا ہے۔ اس سے بھی بخوبی ثابت ہو گیا کہ جس چیز کا ثواب پہنچانا ہو۔ یا جس پر کچھ پڑھنا ہو اُسے سامنے رہنا چاہیئے۔

مجھے اُمید ہے انصاف پسند آدمی کی تشفی کے لیے سامنے رکھ کر فاتحہ دینے کے سلسلے میں اتنی دلیلیں بہت کافی ہوں گی۔ اب رہ گئے معانِد قسم کے لوگ تو ان کی تشفی کے لیے قرآن و حدیث کا سارا ذخیرہ بھی ناکافی ہے۔ خدا اپنے بندوں کو حق قبول کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

حضرت آدم علیہ السّلام کی وصیّت

ابن عساکر کے حوالہ سے مواہب لدنیہ میں ایک حدیث نقل کی گئی ہے۔ جس کے راوی حضرت کعب احبار ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السّلام کو اپنے سامنے بٹھا کر یہ وصیت فرمائی کہ میرے بعد تم میرے خلیفہ ہو۔ خلافت کی عمارت کو تقویٰ اور مضبوط رشتۂ عبودیت کی بنیاد پر قائم رکھنا۔

جب اللہ کا ذکر کرنا تو اس کے متصل اس کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کرنا۔ کیونکہ میں نے اُن کا نام اُس وقت ساقِ عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا جب میرے قالبِ خاکی میں رُوح داخل ہوئی تھی۔ پھر میں نے تمام آسمانوں میں گھوم پھر کر دیکھا مجھے ساتوں آسمانوں میں کوئی ایسی جگہ نہیں ملی جہاں ان کا نامِ نامی اسمِ گرامی مرقوم نہ ہو۔

اپنے فضل سے جتنے عرصے تک چاہا میرے رب نے مجھے جنّت میں رکھا۔ وہاں بھی کوئی محل، کوئی بالاخانہ اور کوئی برآمدہ ایسا نظر نہیں آیا جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک نہ لکھا ہو۔ میں نے تمام حوروں کے سینوں پر، جنّت کے تمام درختوں پر، شجرِ طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر اور عرشِ الٰہی کے پردوں پر، اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی لکھا ہوا

دیکھا۔

اس لیے کثرت سے تم ان کا ذکر کرنا۔ ان کی حرمت و توقیر کے آگے ہر وقت سر تسلیم خم رکھنا۔ فرشتوں کو خدا کی خوشنودی کا سراغ مل گیا ہے۔ اس لیے وہ ہر وقت و ہر لمحہ ان کے ذکر میں رطب اللسان رہتے ہیں۔

نام پاک کے وسیلے سے تنِ مردہ میں زندگی کی واپسی کا ایک عجیب واقعہ

مواہب لدنیہ میں ابن عدی، ابن ابی الدنیا، بیہقی، اور ابو نعیم جیسے اکابر محدثین کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی گئی ہے۔ جس کے راوی مشہور صحابی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں ایک مہاجر نوجوان کا انتقال ہوا۔ اس کی ماں نہایت بوڑھی، ضعیف اور نابینا تھی۔ انتقال کی خبر سُن کر ہم لوگ اس کے گھر گئے اور نوجوان کے مُردہ جسم کو چادر سے ڈھانپ دیا۔ اس کی بوڑھی ماں کو جب ہم صبر کی تلقین کرنے لگے تو اُنھوں نے حیرت سے دریافت کیا کہ کیا ہمارا بیٹا مرگیا۔؟ ہم لوگوں نے جواب دیا، ہاں وہ انتقال کر گیا۔ یہ سُن کر اُنہوں نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور اشکبار آنکھوں سے یہ دُعا مانگی۔

اللهم ان کنت تعلم انی هاجرت الیك والی نبیك رجاء تعینی علی کل شدة فلا تحملنا علی هذه المصیبة۔

اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری اور تیرے رسول کی طرف ہجرت اس اُمید پر کی کہ تو ہر سختی میں میری مدد کرے گا تو جوان بیٹے کی موت کا

صدمہ میرے اُوپر مت ڈال۔

راویانِ حدیث بیان کرتے ہیں کہ دُعا کے یہ الفاظ جیسے ہی ختم ہوئے نوجوان نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا۔ اور ہم لوگوں سے باتیں کرنے لگا۔ یہاں تک کہ ہمارے ساتھ مل کر اس نے کھانا کھایا۔ اور اتنے طویل عرصے تک وہ زندہ رہا کہ ماں کا انتقال اس کے سامنے ہوا۔

ایک حیرت انگیز دُرود شریف

طبرانی شریف میں زید ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے ایک نہایت رقت انگیز اور ایمان افروز حدیث نقل کی گئی ہے۔

صحابی موصوف بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گھر سے نکلے۔ جب مدینے کے چوراہے پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک دیہاتی اپنے اونٹ کی مہار تھامے ہوئے سامنے سے چلا آرہا ہے۔ جب وہ حضور کے قریب پہنچا تو اس نے اس طرح سلام عرض کیا۔

السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ حضور نے سلام کا جواب مرحمت فرمایا۔ اسی درمیان ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور حضور کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اور عرض کیا۔

یارسول اللہ! یہ دیہاتی میرا اونٹ چُرا کر لے جارہا ہے۔ اس سے میرا اونٹ دِلوا دیجئے۔" اس کی بات سُن کر حضور ابھی خاموش ہی تھے کہ اونٹ نے اپنے منہ سے ایک آواز نکالی۔ جسے سُنتے ہی حضور نے اس شخص سے فرمایا کہ تو میرے سامنے سے دفع ہو جا اونٹ خود ہی گواہی دے رہا ہے کہ تو جھوٹا ہے۔

جب وہ چلا گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ ابھی تم کیا

پڑھ رہا تھا۔ اُس نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں یہ درود شریف پڑھ رہا تھا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ شَیْءٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی مِنَ الْبَرَکَۃِ شَیْءٌ۔ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی مِنَ السَّلَامِ شَیْءٌ۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا تَبْقٰی مِنَ الرَّحْمَۃِ شَیْءٌ۔

یہ سُن کر حضور نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ تیرے منہ سے نکلے ہوئے درود کے الفاظ لینے کے لیے آسمان سے اتنے فرشتے اُترے کہ مدینے کا آسمان فرشتوں سے بھر گیا۔

اس حدیث شریف سے جہاں اس درود پاک کی عظمت و فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ اُسے لینے کے لیے آسمان سے فرشتے نازل ہوئے وہاں یہ عقیدہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو بھی حضور دیکھتے ہیں اور عالم غیب میں اُترنے والے فرشتوں کا بھی حضور ہر وقت مشاہدہ فرماتے ہیں۔

اس درود شریف کی فضیلت ظاہر ہو جانے کے بعد خدا جسے توفیق دے تو اُسے چاہیئے کہ اسے زبانی یاد کر لیں اور اُسے ہمیشہ اپنے ورد میں رکھے۔

ایک صحابی کا علم غیب

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مشہور صحابی ہیں۔ جن کا نام حضرت ثابت ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ اُنہیں کم سُننے کی شکایت تھی۔ اس لیے یہ جب بھی کسی سے بات کرتے تو زور سے بولتے تھے۔ یہ وہی صحابی

ہیں کہ جب وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں اہلِ ایمان کو حکم دیا گیا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زور زور سے بات نہ کریں۔ اگر ایسا کسی نے کیا تو اُس کی عمر بھر کی نیکیوں کا ذخیرہ برباد کر دیا جائے گا اور اُسے خبر تک نہ ہوگی۔

اس آیت کے مضمون پر مطلع ہونے کے بعد صحابیٔ مذکور حضرت ثابت ابنِ قیس اپنے گھر میں چپ چاپ بیٹھ رہے۔ کئی دن تک جب نماز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں غیر حاضر پایا تو اُنہیں آدمی بھیج کر بلوایا۔ غیر حاضری کی وجہ دریافت کرنے پر اُنہوں نے بتایا کہ چونکہ طبعاً میری آواز بلند ہے۔ اس لیے میں خطرہ محسوس کرتا ہوں کہ اگر بے خیالی میں خدانخواستہ میری آواز حضور کی بارگاہ میں بلند ہو گئی تو میری ساری نیکی برباد ہو جائے گی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں تسلّی دی کہ تمہاری دنیا بھی بخیر ہے اور تمہاری آخرت بھی بے خطر ہے۔ تم اندیشہ نہ کرو۔ اہلِ جنّت میں تمہارا نام مرقوم ہے۔

چنانچہ حضور نبی کریم کی اسی بشارت کا نتیجہ تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیرِ قیادت مجاہدین کا ایک لشکر جہاد پر روانہ ہوا تو حضرت ثابت ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس میں شامل ہو گئے۔ اور میدانِ کارزار میں اُنھیں شہادت کی موت نصیب ہوئی۔

اُسد الغابہ کے مصنف نے ان کا یہ حیرت انگیز واقعہ اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ شہید ہو جانے کے بعد رات کے وقت اُنہوں نے اپنے ایک ساتھی کو خواب میں آ کر بتایا کہ فلاں شخص نے میدان جنگ میں میرے بدن سے زرہ اُتار لی ہے اور اُسے ایک ہانڈی میں چھپا کر اپنے خیمہ میں رکھا ہے۔ اس کا خیمہ سب سے آخیر میں ہے تم سپہ سالار لشکر حضرت خالد ابن ولید سے جا کر کہو کہ وہ میری زرہ حاصل کر کے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیں۔ اور اُنہیں میری طرف سے

درخواست کریں کہ وہ زرہ فروخت کرکے فلاں آدمی کا قرض ادا کردیں۔ جو میرے ذمّہ باقی ہے۔

چنانچہ ان کی بشارت کے مطابق صبح کو جب حضرت خالد ابن ولید نے اُس خیمہ کی تلاشی لی تو ایک ہانڈی کے اندر ان کا زرہ رکھا ہوا تھا۔ اُسے حاصل کرکے اُنہوں نے اپنے ایک مخصوص قاصد کے ذریعے امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اُسے بھیج دیا۔ ان کی وصیّت کے مطابق امیرالمومنین نے اس زرہ کو فروخت کرکے حضرت زید ابن ثابت کا قرض ادا کردیا۔ (اسد الغابہ)

نماز کا بیان

نماز کے اوقات اور رکعتوں کی تفصیل

نماز فجر: دو رکعت سُنّت مؤکدہ اور دو رکعت فرض

نماز ظہر: چار رکعت سُنّت مؤکدہ۔ چار فرض۔ دو سُنّت۔ دو نفل

نماز عصر: چار سُنّت غیر مؤکدہ۔ چار فرض

نماز مغرب: تین رکعت فرض۔ دو رکعت سُنّت مؤکدہ۔ دو رکعت نفل

نماز عشاء: چار سُنّت غیر مؤکدہ۔ چار فرض۔ دو سنّت۔ دو نفل۔ تین وتر واجب۔ دو نفل

جمعہ: چار سُنّت مؤکدہ۔ دو فرض۔ چار سُنّت مؤکدہ۔ دو سُنّت مؤکدہ۔ دو نفل۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز صحیح طور پر ادا ہونے کے لیے اچھی طرح وضو کرنا، لباس، بدن اور جائے نماز کا پاک ہونا ضروری ہے۔

قبلہ رُخ اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان کم از کم چار انگلی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت کا فاصلہ رہے۔ جس نماز کا وقت ہو اُس کی نیت دل سے بھی کرے اور زبان سے بھی کرے۔ اگر جماعت سے پڑھے تو امام کی اقتدا کی نیت بھی کرے۔

پھر تکبیر تحریمہ کے لیے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائیے۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلے کی طرف ہوں۔ انگلیاں جدا جدا ہوں اور انگوٹھے کانوں کی لَو کے برابر ہوں۔

پھر اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھے کر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی پر رہے اور انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے پہنچے کو پکڑے رکھے اور درمیان کی تینوں انگلیاں کلائی پر پھیلی رہیں۔

پھر ثناء آہستہ آہستہ پڑھے کہ خود اپنے کانوں سے سُن سکے۔ مُنہ میں پڑھنا کہ الفاظ پڑھنے والے کو بھی سنائی نہ دے۔ نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔

پھر اعوذ باللہ بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ بسم اللہ کے ساتھ پڑھے۔ لیکن جہری نماز میں بسم اللہ آہستہ پڑھے۔ سورہ فاتحہ ختم کر کے آہستہ سے آمین کہے۔ اس کے بعد کوئی سورۃ یا کوئی بڑی آیت، یا تین چھوٹی آیتیں پڑھے۔ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو ثناء کے علاوہ کچھ نہ پڑھے۔ خاموش کھڑا رہے۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں

کی انگلیاں کھول کر گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑے۔ پیٹھ بالکل سیدھی رکھے۔ سر اور پیٹھ کو بھی برابر رکھے۔ دونوں ہاتھ پسلیوں سے الگ رہیں اور پاؤں کی پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں۔ رکوع کی حالت میں تین یا پانچ بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنے کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے۔ امام کے پیچھے ہو تو رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے کھڑا ہو۔ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنے میں جتنی دیر لگتی ہے اتنی دیر کھڑا رہے۔

پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سجدے میں جائے۔ پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھے، پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک پھر پیشانی، چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان اور انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر رہیں۔ ہاتھ کی انگلیاں ملی رہیں اور قبلہ رُخ رہیں ورنہ سجدہ نہ ہوگا کہنیوں کو پسلیوں سے اور پیٹ کو رانوں سے جُدا رکھے۔ پیشانی اور ناک کے نرم حصے کو زمین پر خوب دبائے۔ سجدے میں تین یا پانچ بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے پھر سجدے سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سر اس طرح اُٹھائے کہ زمین سے پہلے پیشانی اُٹھائے پھر ناک پھر دونوں ہاتھ۔ بیٹھتے وقت دایاں پاؤں کھڑا رکھے پاؤں کی اُنگلیاں قبلہ رُخ ہوں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائے۔ اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر سُبْحَانَ اللّٰہ کہنے میں لگتی ہے۔ بیٹھنے کی حالت میں اپنی نگاہ گود میں رکھے۔ رُکوع کی حالت میں قدموں پہ رکھے اور کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ گاہ پر رکھے۔

پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دوسرا سجدہ کرے۔ ہاتھوں کو زمین پر گھسیٹ کر آگے لے جانا منع ہے۔ پھر دوسرے سجدے سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے ہاتھ گھٹنوں پہ رکھ کر اس طرح کھڑا ہو کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی آواز کا سلسلہ پیشانی اُٹھانے سے لے کر کھڑے ہونے تک جاری رہے۔ پھر دوسری رکعت اسی طرح پوری کرے۔ جس طرح

پہلی رکعت پڑھی تھی۔ اس میں ثنا نہیں پڑھی جائے گی۔

دوسری رکعت پوری کر کے دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے۔ دو رکعت والی نماز ہو تو التحیات کے بعد درود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہو تو التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ اور فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے۔ اس کے ساتھ کوئی سورت نہ ملائے۔ فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت پوری کرنے کے بعد التحیات، درود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

چار رکعت کی سنّت غیر مؤکدہ نوافل میں تیسری رکعت میں بھی سورہ فاتحہ سے پہلے ثنا بھی پڑھے۔

عورتوں کی نماز کا فرق

۱۔ عورتیں نماز میں اس طرح کھڑی ہوں کہ دونوں قدموں کے درمیان زیادہ سے زیادہ چار انگل کا فاصلہ رہے۔

۲۔ نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو کندھوں سے اُوپر نہ اُٹھائیں۔

۳۔ تکبیر تحریمہ اَللّٰہُ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنے کے بعد ہاتھ اپنے سینے پر اس طرح رکھیں کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ہو۔

۴۔ رکوع میں اپنی کمر کو اتنا ہی جھکائیں جتنا آسانی سے جھکا سکتی ہیں۔ رکوع میں پیٹھ اور سر جھکے رہیں مردوں کی طرح سیدھی نہ کریں۔

۵۔ رکوع سے سجدے میں جاتے ہوئے بائیں سرین کے بل زمین پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں داہنی طرف نکالیں اور سمٹ کر سجدہ کریں اور کہنیاں اور ہاتھ زمین پر بچھائے رکھیں۔ التحیات پڑھنے کے وقت بھی دونوں پاؤں داہنی طرف نکالیں اور بائیں سُرین

کے بل زمین پر بیٹھیں۔

سورۂ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o لا اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o ط اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o ط اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o لا صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ o ط فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ o اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ o اَللّٰہُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ o لا وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o

التحیات

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ o اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ o

(نوٹ) اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہتے ہوئے جب لا پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی

انگلی کو ہتھیلی سے ملادے اور لفظ لا پر کلمے کی انگلی اٹھائے اور الا پر گرادے اور فوراً ساری انگلیاں سیدھی کردے۔

درود ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

دعائے ماثورہ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ سَمِیْعٌ مُّجِیْبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

دعائے کلمات

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَکَ دَارَ السَّلَامِ رَبَّنَا تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ○ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

دعائے قنوت

یہ دعا وتر کی نماز میں پڑھی جاتی ہے۔ وتر کی نماز تین رکعت ہے جو عشاء کے فرض اور سنّت کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ تینوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کسی

سورت کا ملانا ضروری ہے تیسری رکعت میں پہلے سورہ فاتحہ اور کسی سورت کو پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھ اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک لے جائیں اور پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھیں۔ اس کے بعد رکوع میں جائیں اور نماز پوری کریں۔

دعائے قنوت یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ۝

نماز اوّابین

فضائل و مسائل

۱۔ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ جو شخص مغرب بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان کوئی بری بات منہ سے نہ نکالے تو اسے بارہ سو برس کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

۲۔ طبرانی شریف میں ہے کہ جو شخص مغرب بعد چھ رکعتیں پڑھے اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

۳۔ احیاء العلوم میں ہے کہ جو شخص مغرب کے بعد چار رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے بیس برس کے گناہ معاف فرما دے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ

اس کے چالیس برس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۴۔ احیاء العلوم میں ہے کہ جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اسے ایک سال کی عبادت کا ثواب ملے گا یا شبِ قدر میں عبادت کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔

۵۔ اوّابین کی چھ رکعتیں ایک سلام کے ساتھ بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور دو دو رکعت کر کے بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔

نمازِ اشراق

فضائل و مسائل

ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ جو فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ کر خدا کے ذکر میں مصروف رہے یہاں تک کہ آفتاب سوا نیزے پر آ جائے پھر دو رکعتیں بہ نیت اشراق پڑھے تو اُسے پورے حج و عمرے کا ثواب ملے گا۔

۲۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ جو شخص صبح کی نماز با جماعت پڑھ کر اپنی جگہ پر بیٹھا رہے اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے اس کے بعد جب آفتاب بلند ہو جائے اور وہ دو رکعت نماز بہ نیت اشراق پڑھے تو ہر رکعت کے بدلے میں ہزاروں محل جنّت میں اسے ملیں گے اور ہر محل میں ہزاروں حوریں ہوں گی۔ اور ہر حور کے ساتھ ہزاروں خادم ہوں گے۔

۳۔ نمازِ اشراق کی کم سے کم دو رکعتیں ہیں اور زیادہ کی کوئی تعداد متعین نہیں ہے۔

۴۔ نمازِ اشراق کا وقت طلوعِ آفتاب کے بیس منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔

قضا نمازوں کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے دن رات میں فرض نمازیں سترہ

رکعتیں ہیں اور تین وتر کی جو واجب ہے۔ ان بیس رکعتوں کی قضاء روزانہ اس طرح پڑھے کہ پہلے فجر کی دو رکعت، ظہر کی چار رکعت، پھر عصر کی چار رکعت پھر مغرب کی تین رکعت پھر عشاء کی چار رکعت پھر وتر کی تین رکعت۔

اور نیت اس طرح کرے کہ سب سے پہلے فجر جو قضا ہوئی سب سے پہلی ظہر کی نماز جو قضاء ہوئی۔ سب سے پہلی عصر کی نماز جو قضا ہوئی، سب سے پہلی مغرب کی نماز جو قضا ہوئی، سب سے پہلی عشاء کی نماز جو قضا ہوئی۔ اس کی ادا کی نیّت کرتا ہوں۔

(نوٹ: آفتاب کے طلوع و غروب اور زوال کا وقت چھوڑ کر ہر وقت قضا کی نماز پڑھی جاسکتی ہے)۔